71

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

فلسفۂ قربانی

24 جولائی 2020ء 02 ذوالحجہ 1441ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فلسفۂ قربانی

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ اخلاص،تقویٰ،توحید ❁ شکر الٰہی،سابقہ انبیاء کے اسوہ پر عمل ❁ اتباع سنت کا درس
❁ عمدہ مال راہِ الٰہی میں خرچ کرنے کا جذبہ ❁ غریبوں مسکینوں کی خدمت،جوانی کی عبادت
❁ جانوروں پر شفقت ❁ گناہوں سے بچنے کی عملی مشق ❁ بے عیب ہونے کی کوشش کرنا
❁ شوق شہادت کا جذبہ بیدار کرنا ❁ خواہشات نفس کا گلا دبانا

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ(الحج:37)﴾

برادران اسلام! قربانی صرف کسی جانور کو ذبح کرنے کا نام نہیں ہے،قربانی کسی جانور کو مار کے اس کا خون بہانے کا نام نہیں ہے،قربانی کسی جانور کو کاٹ کے اس کے گوشت سے لطف اندوز ہونے کا نام نہیں ہے،قربانی عید کے دن لذیذ پکوانوں سے شکم سیر ہونے کا نام نہیں ہے،قربانی لذت کام و دہن کا نام نہیں ہے،قربانی گوشت کے مختلف عمدہ ڈش تیار کرواکے اس سے چٹخارہ لینے کا نام نہیں ہے۔

قربانی کے دن صرف ایک جانور ذبح کردینا ایک ظاہری عمل ہے جو بلاشبہ ایک مستطیع مسلمان سے مطلوب ہے،مگر اس کا مطلب صرف ذبح ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم ذبح سے کہیں زیادہ وسیع اور بلند تر ہے۔درحقیقت قربانی ایک فلسفہ اور حکمت ہے جو اپنے اندر بہت سارے اسباق اور دروس پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں۔

اس مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں ان اسباق ودروس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں،تاکہ ہم صحیح معنوں میں قربانی کی روح کو حاصل کرسکیں۔

قربانی کسے کہتے ہیں؟

قربانی کا فلسفہ اور اس کی حکمت جاننے سے قبل اس کے معنی پر غور کرتے ہیں:
اصل عربی لفظ "قُربان" ہے اور اس کا مادّہ "ق ر ب" ہے، اس کے معنی ہیں: قریب ہونا، نزدیکی حاصل کرنا، چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا (بنی اسرائیل:32)

زنا کے قریب مت جانا۔

۞ اور ایک دوسری آیت میں ہے:

وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ (البقرۃ:35)

اس درخت کے قریب مت جانا۔

❀ بعض نے اس کی اصطلاحی تعریف کچھ یوں کی ہے:

ما يُتقرَّب به إلى الله تعالى من ذبيحة وغيرها

جس کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کیا جائے۔ اسکی قربت تلاش کی جائے۔ خواہ ہو ذبیحہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز۔

۞ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے قربت حاصل کرنے اور اُس کی رضا کے لیے عبادت کی نیت سے اس کی بارگاہ میں کوئی جانی یا مالی صدقہ پیش کرنا۔ اس لفظ کو ہم نے اردو میں بدل کر "قربانی" بنا دیا۔

قربانی کا فلسفہ

① قربانی سے اخلاص کا سبق:

اعمال میں اخلاص کا کردار ریڑھ کی ہڈی سا ہے۔ اخلاص ایسا عمل ہے کہ اس کی موجودگی کسی بھی عمل کو چار چاند لگا دیتی ہے اور اس کی عدم موجودگی بڑے بڑے عمل کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔ اس لیے دیگر اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ قربانی جیسے عظیم عمل میں بھی اخلاص بے حد ضروری ہے۔ اور اسی بات کا رب تعالیٰ ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام:162)

کہہ دیجئے! بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو

جہانوں کا رب ہے۔

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ

بلا شبہ اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس سے اللہ کی رضا مقصود ہو۔

سنن النسائی:3140،قال الالبانی:صحیح

۞ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قربانی کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ انسان جو بھی عمل کرے، وہ رب کی رضا کے حصول کے لیے، وگرنہ رب تعالیٰ کے ہاں اس عمل کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

② قربانی سے تقویٰ کا درس:

قربانی کا سب سے بڑا فلسفہ اللہ تعالیٰ کا ہم مسلمانوں کو تقوی کی تعلیم دینا ہے، ہمارے دلوں میں گناہوں اور نفرت اور نیکیوں کا شوق بیدار کرنا ہے۔یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ نے قربان کا خاص مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ (الحج:37)

اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔اسی طرح اس نے انھیں تمہارے لیے مسخر کر دیا، تاکہ تم اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو، کہ اس نے تمھیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

۞ اب اگر کسی شخص کے اندر قربانی سے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو سمجھئے اس کی قربانی صحیح ہے ورنہ اس کی قربانی رائیگاں وضائع و برباد ہے، اس لیے کہ قربانی کا جو اصل اور حقیقی مقصد حاصل نہ ہو سکا۔

③ قربانی سے توحید کا سبق:

مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سینکڑوں معبودانِ باطلہ کی عبادت کرتے تھے، انہوں نے ہر کام کے لیے مختلف معبود بنا رکھے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شرک سے باز کرنے کے لیے نماز، قربانی، زندگی اور موت کو صرف اور صرف اپنے لیے قرار دیتے ہوئے ہوئے فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام:162)

کہہ دے بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو

جہانوں کا رب ہے۔

۞اس آیت سے معلوم ہوا کہ قربانی ہمیں توحید کا پیغام دیتی ہے کہ معبود و مسجود صرف ایک اللہ رب العزت کی ذات اقدس ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

④ملت ابراہیمی کی اتباع کا سبق:

دراصل قربانی کا تعلق اور یاد جس بے مثال، عظیم اور ہمہ جہت شخصیت سے وابستہ ہے وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت ہے۔لہٰذا قربانی کا ایک عظیم فلسفہ آپ کے نقش قدم کی حقیقی اتباع ہے۔اور آپ کی زندگی کا جولب لباب ہے وہ نفع ونقصان کا اندازہ لگائے بغیر اللہ کے ہر حکم کو بلا چوں و چراں تسلیم کر لینا ہے، خواہ اپنے لخت جگر کو قربان کرنے کا حکم ہی کیوں نہ ہو۔

۞درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی ہی اللہ کی اطاعت وفرماں برداری سے عبارت ہے اور اس کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لیے ہر چیز کو قربان کردینے کا نام ہے۔فی الواقع آپ کی پوری زندگی قربانی، دنیا سے بے رغبتی ،تقوی ،اخلاص ،دعوت الی اللہ، ہجرت، ضیافت،توکل علی اللہ، بردباری،عبادت، دعا ،تضرع ،خشوع خضوع ،صبر وایثار اور عزم وہمت کا بہترین نمونہ ہے۔

❀ یاد رکھیں! قربانی کا مقصد انہیں تمام ابراہیمی صفات کو ایک مسلمان کے اندر پیدا کرنا ہے، یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ(الممتحنة:4)

یقیناً تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اوران لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ ہے۔

⑤ قربانی اتباعِ سنت کا پیغام دیتی ہے:

قربانی اتباع سنت کا پیغام دیتی ہے اور ساتھ یہ بھی سبق دیتی ہے کہ خلافِ سنت اعمال قبول نہیں ہوتے۔ جیسا کہ جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ :مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

’’ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن قربانی کی ،کیا دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں

نماز (عید) سے پہلے ذبح کر لی ہیں، نبی ﷺ نے جب دیکھا کہ وہ نماز سے پہلے ہی ذبح کر چکے ہیں تو فرمایا: جس نے نماز سے پہلے (قربانی) ذبح کر لی ہے تو وہ اس کی جگہ اور (جانور) ذبح کرے، اور جس نے ذبح نہیں کیا حتیٰ کہ ہم نے نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے"۔

صحیح البخاری:5500۔صحیح مسلم:1960

۞ صحابی رسول نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر قربانی کی، تو آپ ﷺ نے اس قربانی کو رائیگاں قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قربانی دوبارہ اس طرز پر کرو، جس طرح میں نے حکم دیا ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ ہماری زندگی کا ہر وہ عمل جو خلاف سنت ہے قربانی اسے سنت کا پابند بنانے کا حکم دیتی ہے۔

⑥ قربانی شکر الٰہی کا درس دیتی ہے:

اگر جانوروں کی ساخت کی طرف نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور خلقت وطاقت میں انسان سے بہت حد تک طاقتور ہوتے ہیں، وہ اگر چاہیں تو کتنے ہی انسانوں کی زندگیاں لے جائیں مگر کمال یہ ہے کہ رب العالمین نے ان جانوروں کو انسان کے تابع کر دیا ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ کی اس نعمت پر ہمیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الحج:36)

اور قربانی کے بڑے جانور، ہم نے انھیں تمھارے لیے اللہ کی نشانیوں سے بنایا ہے، تمھارے لیے ان میں بڑی خیر ہے۔ سو ان پر اللہ کا نام لو، اس حال میں کہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں، پھر جب ان کے پہلو گر پڑیں تو ان سے کچھ کھاؤ اور قناعت کرنے والے کو کھلاؤ اور مانگنے والے کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انھیں تمھارے لیے مسخر کر دیا، تاکہ تم شکر کرو۔

۞ اس آیت سے معلوم ہوا کہ قربانی ہمیں درس دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔

⑦ قربانی غریبوں، مسکینوں اور عام مسلمانوں کی خدمت کا سبق دیتی ہے:

قربانی، غریبوں، مسکینوں اور عام مسلمانوں کو کھانا کھلانے، مظلوم اور دکھی انسانیت کی خدمت کا درس

دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (الحج:28)

سو ان میں سے کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو کھلاؤ۔

۞ مزید فرمایا:

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج:36)

تو ان سے کچھ کھاؤ اور قناعت کرنے والے کو کھلاؤ اور مانگنے والے کو بھی۔

۞ اور رسول اللہ ﷺ نے بطورِ خاص قربانی کے گوشت کے بارے فرمایا کہ اسے خود کھانے کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی کرنا ہے، تاکہ عید کی خوشی میں جہاں امیر خوشی مناتا ہے تو غریب بھی اس خوشی میں ان کے ساتھ مل سکے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

فكلوا وادخروا وتصدقوا

"پس کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو"۔

صحیح مسلم:1971

⑧ قربانی جانوروں پر شفقت کا درس دیتی ہے:

قربانی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت خوب مشقت اور اذیت دی جائے، بلکہ قربانی تو ان جانوروں کے ساتھ شفقت و نرمی برتنے کا درس دیتی ہے۔ چنانچہ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

جب تم اسے (جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اور چاہیے کہ تم میں سے ایک (ذبح کرنے والا) اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔

صحیح مسلم:1955

⑨ قربانی سب سے عمدہ مال خرچ کرنے کا سبق دیتی ہے:

قربانی صرف یہی نہیں کہ کوئی بھی جانور لو اور اسے ذبح کر دو، بلکہ قربانی ہمیں اپنے سب سے محبوب مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا پیغام دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کے جانور کے لیے جوان، تندرست اور بے عیب ہونے کی شروط لگائی گئی ہیں تاکہ اللہ کی راہ میں محبوب ترین مال خرچ کرنے کی عادت پیدا ہو۔ اور

قرآن مجید بھی یہی کہتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (آل عمران:92)

تم پوری نیکی ہرگز حاصل نہیں کرو گے، یہاں تک کہ اس میں سے کچھ خرچ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے تو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

⑩ قربانی جوانی میں عبادت کا درس دیتی ہے:

شاید قربانی ہمیں یہ درس بھی دینا چاہتی ہے کہ جوانی کی عبادت اور قربانی اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے، یعنی خود اور اپنی اولاد کو جوانی میں اللہ تعالیٰ کے لیے وقف رکھا جائے، بڑھاپے میں جا کر تو شاید سبھی نیک ہوجاتے ہیں۔ اصل عبادت جوانی کی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جوانی کی قربانی کو زیادہ پسند فرماتے ہیں، جیسا کہ قربانی والے جانور کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ : الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى

''قربانیوں میں چار جانور جائز نہیں: کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑا، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور بالکل رہا ہوا، جس میں مخ باقی نہ رہی ہو''۔

سنن أبي داود:2802، قال الالبانی: صحیح

۞ یعنی وہ جانور جو بالکل رہا ہوا ہو، اس کے اندر مخ باقی نہ ہو، وہ قربانی کے لیے جائز نہیں۔ بلکہ جوان وتندرست قربان کیا جائے۔ شاید یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف بڑھاپے کی عبادت رب کو مطلوب نہیں، بلکہ زیادہ پسندیدہ عبادت رب تعالیٰ کے ہاں جوانی وتندرستی کی عبادت ہے۔

⑪ قربانی راہِ الٰہی میں مال اور اولاد تک قربان کرنے کا درس دیتی ہے:

قربانی کا ایک بڑا فلسفہ ہم مسلمانوں کے اندر قربانی کا جذبہ صادق بیدار کرنا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنانا ہے کہ اگر مستقبل میں کبھی بھی اللہ اور اس کے دین وایمان کی خاطر مال ودولت، گھر بار وطن وملک کو چھوڑنے کی نوبت آتی ہے تو میں اپنا مال اور اولاد سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان دوں گا۔ اور اپنے دین وایمان کی حفاظت کروں گا۔ یہی وہ جذبہ تھا جس کی بدولت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنا بیٹا تک راہِ الٰہی میں قربانی کرنے ارادہ کرلیا۔ قرآن مجید میں بڑے خوبصورت انداز سے رب تعالیٰ نے وہ سارا منظر

بیان فرمایا:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭقَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ(الصآفات:102)

پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بیشک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا جا رہا ہے تو اسے کر گزر اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھے ضرور صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

⑫ قربانی راہِ الٰہی میں خود کو قربان کرنے کا درس دیتی ہے:

قربانی کرتے وقت یہ خیال بھی رہنا چاہیے کہ آج اگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے جانوروں کی قربانی مانگی ہے تو ہم نے دے دی، اگر کل ہم سے ہماری جانوں کی قربانی مانگی تو وہ بھی دینے سے دریغ نہیں کریں۔ جانور کی قربانی درحقیقت خود اپنی ذات کی قربانی دینے کی ٹریننگ ہے۔

⑬ قربانی چند عارضی پابندیوں کے ذریعے حرام کاموں سے بچنے کی مشق کرواتی ہے:

اگر دیکھا جائے تو قربانی چند عارضی پابندیوں سے گزار کر مستقل حرام اور ممنوع کاموں سے اجتناب کرنے کی مشق کرواتی ہے۔ عارضی پابندیوں میں:

- جسم کے بال نہ کاٹنا
- ناخن نہ کاٹنا
- جسم سے چمڑا نہ کاٹنا
- اور شاید بطورِ خاص داڑھی نہ کاٹنا ہے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام میں تو ہم داڑھی کٹوانے سے باز آ جاتے ہیں، لیکن جیسے ہی قربانی کرتے ہیں تو ساتھ ہی داڑھی کی بھی قربانی کر دیتے ہیں۔ تحیر ہے کہ ان دس ایام میں تو ہم رب کی بات مان لیتے ہیں اور باقی سارا سال رب کو چھوڑ نہ جانے کس کس کی بات مانتے ہیں؟

⑭ قربانی تمام عیوب سے پاک ہونے کا درس دیتی ہے:

قربانی کا جانور لیتے وقت ہم کوشش کرتے ہیں کہ جانور تمام قسم کے عیوب سے پاک ہو:

- کانا نہ ہو

۞ لنگڑا نہ ہو

۞ کان کٹا ہوا نہ ہو

۞ سینگ کٹا ہوا نہ ہو

۞ بالکل رہا ہوا نہ ہو

لیکن تعجب ہے کہ جانور تو بے عیب لیتے ہیں مگر خود بے عیب ہونے کی کوشش نہیں کرتے۔شاید قربانی کا جانور ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جس طرح میں بے عیب ہوں،اسی طرح آپ کو بھی بے عیب ہونا ہے۔

۞اس کا مطلب یہ ہوا کہ قربانی ہمیں چوری،ڈاکہ زنی،حق تلفی،فساد،قتل وغارت،حرام خوری،چغلی، غیبت،جھوٹ،بہتان،الزام تراشی،حسد،کینہ،بغض،عداوت اور تمام ان عیوب سے روکتی ہے جو انسانی شخصیت کو عیب دار بنا دیتے ہیں۔

⑮ قربانی خواہشات نفس پر چھری چلانے کا درس دیتی ہے:

قربانی کا ایک فلسفہ یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم جانور کو راہِ الٰہی میں قربان کرتے ہیں،اسی طرح اپنی خواہشات کو اللہ کی خواہشات پر قربان کر دیں اور ہم ہمیشہ اس عمل کے لیے تیار رہیں،خواہ اس میں ہمارے لیے کتنا ہی زیادہ نقصان کیوں نہ ہو۔

❁ قربانی کا سب سے بڑا فلسفہ یہی ہے کہ وہ ہمیں اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے سامنے سرنڈر اور حوالہ کرنا سکھاتا ہے۔اللہ کے حکم کو فوراً بنا کسی چوں چرا کے اور بنا اس کی حکمت کو جانے ہوئے اس کی تعمیل کرنا سکھاتا ہے۔

❁ تو اسی لیے سامعین محترم!قربانی کے جانور پر چھری تو سبھی چلا لیتے ہیں،مگر کمال یہ ہے کہ جانور پر چھری چلاتے چلاتے اپنی خواہشات نفس پر بھی چھری چلائی جائے۔شاید قربانی کا جانور جاتا جاتا ہمیں یہ سبق دینا چاہتا ہے کہ میرے گلے پر تو چھری چلا دی،بہتر ہوتا کہ اپنی خواہشات نفس پر بھی چھری چلائی ہوتی

۞ جب ہم جانوروں کے گلوں پر چھری چلائیں تو اس تصور اور اس عزم کے ساتھ کہ فی الحقیقت ہم چھری چلا رہے ہیں:

❁ اپنی نفسانی خواہشات پر،جو اللہ کے دین پر چلنے میں مانع بنتی رہتی ہیں۔

❁ خاندان اور آباء واجداد کی غیر اسلامی رسموں پر اور خرافات و بدعات پر جو ہمیں اسلام سے بے حد دور کر رہی ہیں۔

❁ خودغرضی، بخیلی، مفت خوری، حرام خوری، فضول خرچی اور ریا کی خباثت پر، جس نے ہمارے عوام ہی نہیں خواص کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

❁ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی سے غفلت پر، کہ کتنے ایسے ہیں جو بڑے بڑے جانوروں کی قربانیاں تو کرتے ہیں لیکن ان حقوق کی ادائیگی انہیں کم ہی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

❁ بے شرمی، بے حیائی و بے پردگی کی لعنت پر، جس کی بدولت آج پوری دنیا میں رب تعالیٰ کے عذاب برس رہے ہیں۔

❁❁❁❁

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416